یوم شنبہ

جلد ۳۴ | ۳ ماہ ظہور ۱۳۲۵ھش | ۵ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ | ۳ اگست ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۸۱

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲ ماہ ظہور - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۱ بجے صبح بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا - کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے - احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

قادیان ۲ ماہ ظہور - آج خطبہ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا۔ جس میں جماعت کو ماہ رمضان کے مبارک ایام سے روحانی فوائد حاصل کرنے کی تلقین فرمائی۔

حضرت ام وسیم احمد صاحبہ حرم دوم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ آج ڈلہوزی تشریف لے گئیں۔

میر ضیاء اللہ صاحب واقف زندگی کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے کل تیسرا لڑکا پیدا ہوا اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ مولود ڈاکٹر احمد دین صاحب افریقی محلہ دار العلوم کا نواسہ ہے

مسلم لیگی لیڈروں کی خدمت میں بعض دردمندانہ گزارشات

مُسلمانوں کی بعض اہم غلطیاں جو ان کے سیاسی حقوق کے لئے مہلک ثابت ہو رہی ہیں

ایک بہت بڑا نقص جس کی اصلاح ضروری ہے یہ ہے کہ تمام اقوام مختلف تجاویز رکھتی ہیں تا اگر ایک تجویز ختم ہو جائے تو دوسری موجود ہو۔ جو پہلی کی قائمقامی کر سکے۔ مثلاً کانگرس کی ہمیشہ سے یہ پالیسی چلی آئی ہے۔ کہ وہ ان لوگوں سے بھی رابطۂ اتحاد قائم رکھتی ہے۔ جو کانگرسی تجاویز سے نیچے اتر کر دوسرے درجہ کی سکیم پیش کریں۔ گو آزاد مسلم کانفرنس کے افکار و خیالات سے کانگرس کو اتفاق نہیں۔ پھر بھی وہ اس کانفرنس کے ارکان کو ہمیشہ ساتھ رکھتی ہے۔ حتیٰ کہ خود کانگرسی لیڈر آزاد مسلم کانفرنس کے لیڈروں کو ساتھ لے کر وزارتی مشن سے ان کی ملاقاتیں کراتے رہے۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی۔ کہ اگر مشن مسلمانوں کے متعلق کانگرسی سکیم کو نہ مانے۔ تو اس کے سامنے کوئی متبادل سکیم موجود ہو۔ جو کسی دوسری سکیم کی نسبت کانگرسی سکیم سے زیادہ قریب ہو۔ مگر مسلم لیگی لیڈروں کا رویہ ہمیشہ اس کے خلاف رہا ہے۔ وہ اختلاف آراء کو برداشت نہیں کرتے۔ اگر کسی کو لیگی سکیم سے ایک فیصدی بھی اختلاف ہو۔ تو اسے گردن زدنی قرار دے دیا جاتا ہے۔ اور یہ چیز مسلمانوں کے لئے بہت نقصان کا موجب ہوئی ہے۔ کیونکہ جب وزارتی مشن نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ مسلمانوں کو پاکستان اس صورت میں نہیں دیا جا سکتا۔ جس صورت میں کہ اس کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ تو اس سے نیچے اتر کر کوئی ایسی سکیم اس کے سامنے موجود نہ تھی۔ جو مسلمانوں کے لئے مفید ہو سکے۔ گویا متبادل سکیم انہیں خود سوچنی پڑی۔ اور یہ بات تو بالکل ظاہر ہے کہ وزارتی مشن مسلمانوں کے لئے وہ کچھ نہیں سوچ سکتا۔ جو مسلمان خواہ وہ لیگ سے اختلاف ہی رکھتے ہوں سوچ سکتے ہیں پس لیگ کے لئے ضروری تھا کہ وہ ایسے عناصر کو بھی اپنا ہم نوا کرتی۔ جو گو پاکستان کے سو فیصدی مؤید تو نہ تھے۔ مگر پاکستان سے نیچے اتر کر مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے ذرائع پیش کر سکتے تھے۔ بہتر یہ تھا کہ مسلم لیگ خود ایسے لوگوں کو مشن تک پہنچنے کا انتظام کرتی۔ اور تا ان کے خیالات بھی ارکان مشن کے ذہن نشین ہو جائیں۔ اور پاکستان کی سکیم کو نامنظور کرنے کی صورت میں وہ ان سے کام لے سکیں۔ انہیں خود سوچنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ اور وہ سمجھتے کہ اگر ہم پاکستان کو اس کی اصلی صورت میں تسلیم نہیں کر رہے۔ تو بھی جو کچھ ہم پیش کر رہے ہیں۔ وہ مسلمانوں ہی کے ایک طبقہ کا مطالبہ ہے۔ اور اس طرح مسلمانوں کے حقوق موجودہ صورت کی نسبت بہت زیادہ مضبوط ہوتے۔ اور بعض وہ باتیں بھی مشن کے ارکان کے ذہن میں موجود ہوتیں۔ جو کہ اب موجود نہ تھیں۔ کانگرس ہمیشہ ایسا کرتی رہی ہے۔ اور ہمیشہ ایسے عناصر کو ساتھ رکھتی رہی ہے۔ جو بظاہر اس کے مخالف سمجھے جائیں۔ لیکن اندرونی طور پر اسکے ہم نوا ہوں۔ اگر مسلم لیگ کی پالیسی یہ نہ ہوتی۔ کہ جو شخص ذرہ بھی اس کی سکیم سے اختلاف کرے۔ اسے سوادِ مسلمین سے خارج قرار دیا جائے گا۔ تو یقیناً اسلام اور مسلمانوں کے لئے یہ رواداری بہت زیادہ مفید ہوتی۔ کیونکہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے اسلامی نقطۂ نگاہ پاکستان سے نیچے اتر کر مشن کے سامنے آ جاتا۔ اور مشن کو خود بھی اپنی طرف سے کوئی نیا نقطۂ نگاہ پیش کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ جو لازماً اتنا ہمدردانہ نہیں ہو سکتا تھا۔ جتنا ہمدردانہ اور مفید وہ نقطۂ نگاہ ہوتا جو خود مسلمانوں کے ایک طبقہ کی طرف سے پیش کیا جاتا۔

بہرحال یہ بعض نہایت اہم غلطیاں تھیں۔ جو مسلمانوں کی جدوجہد میں شامل رہی ہیں۔ اور جن کی طرف حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسلم لیڈروں کو اپنے ایک خطبہ میں توجہ دلائی تھی۔ ان کا خمیازہ معلوم نہیں کب تک اور کن کن صورتوں میں مسلمانوں کو بھگتنا پڑے۔ اب کہ ایک ایسی صورت پیدا ہوئی ہے۔ کہ ممکن ہے باہمی گفت و شنید کا سلسلہ پھر شروع ہو۔ اس لئے ہم نے ان باتوں کی طرف ذمہ دار لوگوں کو متوجہ کرنا ضروری سمجھا۔ تا ان میں سے جن سے فائدہ اٹھانے کا امکان ہو وہ فائدہ اٹھا سکیں۔ اور کوئی نئی سیاسی جدوجہد شروع کرنے کے ساتھ وہ ان کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش بھی کرتے رہیں۔ جو ہمیشہ ان کے لئے موجب نقصان ہوتی ہیں۔ اور اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ کہ کسی قوم کی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اس کا قومی کیریکٹر مضبوط ہو۔ پھر اس بات کی اشد ضرورت ہے۔ کہ مسلمان اپنے حقوق کا مؤثر پروپیگنڈا غیر ممالک میں کرنے کا انتظام کریں۔ تیسرے یہ کہ سیاسی طور پر غیر قوموں کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کی بھی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ اور چوتھے اپنی قوم کے افراد میں سے تھوڑا بہت اختلاف رکھنے والوں کے وجود کو گوارا کیا جائے۔ ایسا اختلاف جو قومی وحدت کو نقصان پہنچانے اور قومی محاذ میں افتراق اور انشقاق پیدا کرنے والا نہ ہو ہمیشہ قومی ترقی کے لئے مفید ہوتا ہے۔ یہ ایسی باتیں ہیں۔ اور ایسے موقعہ سے نکل رہی ہیں۔ کہ اگر اب بھی مسلمان ان کو اختیار کر لیں۔ تو گو پہلا موقعہ تو نکل چکا ہے۔ پھر بھی خدا تعالےٰ

ایڈیٹر:- روشن اللہ خان شاکر
ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

دیہات میں کپڑے کی تقسیم کے انتظامات میں تبدیلی

(از مکرم جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ ایل۔ اے)

ضلع گورداسپور کے دیہات میں کپڑے کی تقسیم کے لئے پہلے ہر ایک ذیل میں کپڑے کا ایک ڈپو مقرر کیا گیا تھا۔ جہاں سے کپڑا اسی ذیل کے لوگوں میں ذیلدار یا سفید پوش کے حکم کے مطابق تقسیم ہوتا تھا۔ اور یہ حکم حاصل کرنے کے لئے سائل کو ہر بار ذیلدار کے پاس جانا پڑتا تھا۔ اس سے ذیلدار اور پبلک دونوں تنگ تھے۔ اور افراد کا کپڑے کی تقسیم کے لحاظ سے ڈپو کے رجسٹر کے سوا اور کوئی ریکارڈ بھی نہیں رہتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ بعض لوگ چھ ماہ میں تین تین دفعہ کپڑا حاصل کر لیتے تھے۔ اور بعض کو اس عرصہ میں ایک دفعہ بھی کپڑا نہیں ملتا تھا۔ اور بھی کئی مشکلات تھیں۔ مثلاً ذیلدار سے یا سفید پوش سے حکم کی چٹ حاصل کرنا مشکل تھا۔ پھر چٹ مل جانے کے بعد کئی کئی میل کا سفر کر کے ڈپو ہولڈر کے پاس جانا پڑتا تھا۔ اور بسا اوقات خالی ہاتھ واپس آنا پڑتا تھا۔

اس انتظام میں اب یہ تبدیلی کی گئی ہے۔ کہ کپڑے کی تقسیم کے لئے راشن کارڈ کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ ہر خاندان کے افراد کی تعداد اور ان کے حصہ کا کپڑا کارڈ پر تحریر ہوگا۔ اور ایک دفعہ کا راشن کارڈ بنا ہوا کم از کم دو سال تک استعمال ہو سکے گا۔ اس طرح اب ہر ماہ یا ہر سہ ماہی پر ذیلدار کے پاس جا کر سوالی بننے سے نجات حاصل ہو جائیگی۔ دوسرا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ راشن کارڈ پر کپڑے کی تقسیم کا ریکارڈ درج ہوتا رہیگا۔ اور یہ معلوم ہو سکے گا۔ کہ کارڈ ہولڈر کو کتنا کپڑا کسی سہ ماہی میں مل چکا ہے۔ اور اس سے ڈپو والے کا کام بھی چیک ہوتا رہے گا۔

دوسرا فیصلہ یہ ہوا ہے۔ کہ ہر ذیل میں بجائے ایک ڈپو کے ۴ یا ۵ ڈپو مقرر ہوں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ لوگوں کو لمبا سفر نہیں کرنا پڑیگا۔ نیز اس طرح ڈپو ہولڈرز میں کسی قدر مقابلہ ہو کر پبلک کے ساتھ ان کی بدسلوکی کسی قدر کم ہو جائیگی۔

ان تازہ فیصلوں کے مطابق جو دوکاندار کپڑے کا ڈپو لینا چاہیں۔ ان کے لئے موقع ہے۔ صرف بٹالہ تحصیل کے دیہات میں اب بجائے ۱۵ یا ۱۶ ڈپوؤں کے ساٹھ یا ستر کے قریب مزید ڈپو عنقریب قائم ہونے والے ہیں۔ اس کے لئے دوستوں کو کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن احمدی احباب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ ان کی اصل غرض خدمت خلق اور کام ایمانداری کے ساتھ کر کے لوگوں کو سکھ پہنچانا ہو نہ کہ محض ذاتی نفع اٹھانا۔ میٹنگ کے موقعہ پر ڈپٹی کمشنر صاحب نے افسوس کے ساتھ بار بار اس بات کو دوہرایا۔ کہ راشننگ کے متعلق اصل دقت یہ ہے۔ کہ کام کے لئے ایماندار کارکن نہیں ملتے۔ اس لئے اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے۔

راشن کارڈ حاصل کرنے کے لئے ایک چھپی ہوئی فارم درخواست ڈپو والے سے ملتی ہے۔ اسے پر کرنے اور تصدیق وغیرہ کی ہدایات فارم پر درج ہیں۔ یہ فارم تحصیل میں محکمہ کے کارکنوں سے بھی مل سکتے ہیں۔ اس بات کی کوشش جاری ہے۔ کہ ہمارے ضلع میں پہلے سے زیادہ اور عمدہ کپڑا آوے۔

(فتح محمد سیال)

ایک واقفِ زندگی کا افسوسناک انتقال

افسوس چودھری منیر احمد صاحب ونیس اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کے برادر عزیز محمد اشرف صاحب بعمر ۱۹ سال ۲ر رمضان المبارک کو ایک سال کی طویل علالت کے بعد اپنے وطن موضع ... ضلع گجرات میں فوت ہو گئے۔ مرحوم نے ۱۹۴۴ء میں میٹرک کا امتحان دیتے ہی اپنی زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کر دی تھی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت جامعہ احمدیہ میں تعلیم پا رہا تھا۔ کہ بیماری نے آن لیا۔ مرحوم سلیم الفطرت۔ شرمیلا۔ خاموش طبع اور ذہین نوجوان تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اور متعلقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

(ح ب ونیس)

مجاہدین بیرون ہند اور واقفین کیلئے دعا کی تحریک

میں تمام احباب جماعت سے مبلغین بیرون ہند کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ یہ لوگ اپنے ملک۔ اپنے عزیزوں قریبیوں سے دور غیر ملکوں کے مختلف حصوں میں اجنبیوں کی حالت میں کام کر رہے ہیں۔ اور بعض اوقات ان کو بہت ہی مشکلات سے گذرنا پڑتا ہے۔ اور کام انکا تبلیغ ہے۔ جو اس مادی زمانہ میں بالخصوص مشکل ہو گیا ہے۔ اس لئے میں تمام احباب جماعت سے ان مبلغین کی تبلیغی مساعی میں کامیابی کے لئے اور خود ان کی ذات کے لئے اور ان کے لواحقین کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں۔ میں ان تمام مجاہدین کے جو بیرون ہند جا چکے ہیں۔ نیز ان واقفین کے جو جلد جانے والے ہیں۔ ذیل میں نام درج کرتا ہوں۔ اور عرض کرتا ہوں کہ ایام رمضان میں بزرگان جماعت اپنی تہجد اور دیگر اوقات کی دعاؤں میں انہیں یاد رکھیں۔ (عبد المغنی)

(۱) مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ انگلستان
(۲) چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ ״
(۳) حافظ قدرت اللہ صاحب ״
(۴) چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ ״
(۵) سید سفیر الدین صاحب ״
(۶) شیخ ناصر احمد صاحب ״
(۷) چودھری عبد اللطیف صاحب ״
(۸) چودھری غلام احمد صاحب بشیر ״
(۹) ملک عطاء الرحمن صاحب مبلغ فرانس
(۱۰) مولوی عطاء اللہ صاحب ״
(۱۱) ملک محمد شریف صاحب مبلغ اٹلی
(۱۲) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ״ ״
(۱۳) مولوی محمد عثمان صاحب ״ ״
(۱۴) مولوی محمد اسحاق صاحب ساقی ״ اسپین
(۱۵) چودھری کرم الٰہی صاحب ظفر ״ ״
(۱۶) صوفی مطیع الرحمن صاحب مبلغ امریکہ
(۱۷) چودھری خلیل احمد صاحب ناصر ״ ״
(۱۸) مرزا منور احمد صاحب ״ ״
(۱۹) چودھری غلام یٰسین صاحب ״ ״
(۲۰) مولوی رمضان علی صاحب مبلغ جنوبی امریکہ
(۲۱) مولوی نذیر احمد علی صاحب مبلغ مغربی افریقہ
(۲۲) حکیم فضل الرحمن صاحب ״ ״ ״
(۲۳) مولوی نذیر احمد صاحب مبشر ״ ״
(۲۴) مولوی محمد صدیق صاحب ״ ״
(۲۵) مولوی احسان الٰہی صاحب جنجوعہ مبلغ مغربی افریقہ
(۲۶) مولوی نذیر احمد صاحب رائے ونڈی ״ ״ ״
(۲۷) مولوی عبد الخالق صاحب ״ ״
(۲۸) مولوی نور محمد صاحب نسیم ״ ״
(۲۹) ملک احسان اللہ صاحب ״ ״
(۳۰) قریشی محمد افضل صاحب ״ ״
(۳۱) صوفی محمد اسحاق صاحب ״ ״
(۳۲) چودھری عبد الحق صاحب ״ ״
(۳۳) بشارت احمد صاحب نسیم امروہی ״ ״
(۳۴) بشارت احمد صاحب بشیر سندھی ״ ״
(۳۵) چودھری محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین ״
(۳۶) شیخ نور احمد صاحب منیر ״ ״
(۳۷) شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ
(۳۸) مولوی نور الحق صاحب انور ״ ״
(۳۹) حافظ جمال احمد صاحب مبلغ ماریشس
(۴۰) شیخ عبد الواحد صاحب مبلغ ایران۔
(۴۱) مولوی صدر دین صاحب ״ ״
(۴۲) مولوی رحمت علی صاحب انڈونیشیا
(۴۳) مولوی عبد الواحد صاحب سماٹری ״
(۴۴) ملک عزیز احمد صاحب مبلغ ״
(۴۵) مولوی امام الدین صاحب مبلغ ملایا
(۴۶) سید شاہ محمد صاحب ״ ״
(۴۷) مولوی غلام حسین صاحب ایاز ״ ״
(۴۸) مولوی محمد دین صاحب (جن کا جہاز غرق ہو گیا تھا)

ذیل میں ان مبلغین کے نام ہیں۔ جو عنقریب روانہ ہونے والے ہیں۔ یا حال ہی میں واپس آئے ہیں

(۱) مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا
(۲) مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مبلغ فلسطین
(۳) مولوی غلام احمد صاحب مبلغ عدن
(۴) مولوی غلام رسول صاحب مبلغ جنوبی امریکہ
(۵) مولوی محمد ابراہیم صاحب مبلغ مشرقی افریقہ
(۶) مولوی عبد القادر صاحب احسان ״ ״ ״
(۷) مولوی محمد عبد القدیر صاحب مبلغ مشرقی افریقہ
(۸) مولوی بشیر احمد صاحب سیالکوٹی ״ ״ ״
(۹) مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر ״ ״ ״
(۱۰) مولوی بشیر احمد صاحب منیر ״ ״ ״
(۱۱) مولوی عبد الکریم صاحب شرما ״ ״ ״
(۱۲) مولوی سید ولی اللہ صاحب ״ ״ ״

(۱۳) مولوی ... صاحب ... مشرقی افریقہ (۱۴) مولوی جلال الدین صاحب قمر مشرقی افریقہ (۱۵) میر ضیاء اللہ صاحب مشرقی افریقہ (۱۶) مولوی عبد الکریم صاحب مشرقی افریقہ (خاکسار عبد المغنی)

روزہ کے متعلق ہماری نیّت کیا ہونی چاہیئے

رمضان المبارک کے ایام میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ہر روز صبح کی نماز کے بعد مسجد اقصےٰ میں بخاری شریف کا درس دیتے ہیں۔ پہلے روز کے درس میں انہوں نے رمضان المبارک کے جو مسائل بیان فرمائے۔ وہ (مرتبہ مولوی محمد احمد صاحب ثاقب) درج ذیل ہیں۔ تا احباب فائدہ اٹھا سکیں۔

انما الاعمال بالنیات الحدیث۔ یہ حدیث جوامع الکلم میں سے ہے۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث سے بڑھ کر کوئی حدیث پُر حکمت نہیں ہے اور علماء اسلام کے نزدیک یہ ایک تہائی اسلام کا ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ جس قدر صحت اور جس قدر وضاحت اور پختگی جس قدر وسعت اور بلندی اور یقین کسی عمل کی نیت میں ہوگی اسی قدر عمدگی اس عمل کے نتیجہ میں بھی پیدا ہو جائے گی۔ ایک بچہ جو سکول جانا چاہتا ہے وہ قبل از وقت ہی اس کے لئے تیاری کرتا ہے اپنی کتب کو سنبھالتا ہے۔ وقت پر کھانا کھاتا ہے۔ اور پورے اہتمام کے ساتھ چل پڑتا ہے۔ وہ وقت پر مدرسہ پہنچ جاتا ہے۔ لیکن جس بچے کے دل میں سکول جانے کا اہتمام نہیں ہوتا۔ وہ ہر کام میں سستی کرتا ہے۔ راستے میں بھی کھیلتا جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں وہ دیر سے پہنچتا ہے۔ اور سکول کی تعلیم سے بھی صحیح معنوں میں فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ صرف یہی نہیں کہ جس قدر قوت اور سنجیدگی نیت میں ہوگی۔ اسی قدر قوت اور سنجیدگی سے عمل بھی صادر ہوتا ہے۔ بلکہ اسی نسبت سے اس کے باقی اعمال بھی متاثر ہونگے۔ ایک شخص جو گھر بنانے کی نیت کر لیتا ہے۔ اس نیت کے ساتھ معاً اس کے عام اخراجات میں اقتصادی حالت پیدا ہو جائیگی۔ بلکہ وہ آمدنی کے اور نئے نئے ذریعے سوچے گا۔ اور اس کے عمل کی نئی نئی صورتیں پیدا کرے گا۔ محنت و مشقت برداشت کریگا۔ اس کے کھانے پینے اور سونے جاگنے اس کی خوشی اور راحت کی گھڑیوں وغیرہ سب میں فرق آجائے گا انما الاعمال بالنیات۔ اعمال کا دارومدار تو نیتوں پر ہے۔ جس قدر صحت و قوت نیتوں میں ہوگی۔ اسی نسبت سے اعمال صادر اور ان کے نتائج پیدا ہونگے یہ رمضان کا مبارک مہینہ ہے۔ اور اس میں ہم نے روزہ کا فریضہ ادا کرنا ہے۔ سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ ہم اس کے متعلق اپنی نیت کا جائزہ لیں۔ کہ وہ کیا ہے۔ اور کس قدر صحت و قوت اپنے اندر رکھتی ہے۔ تاکہ اس کے برکات سے صحیح معنوں میں فائدہ حاصل کیا جا سکے۔

نیت نواۃ سے نکلا ہے۔ جس کے معنے گٹھلی کے ہیں۔ جس طرح گٹھلی کے بغیر کوئی درخت پنپ نہیں سکتا۔ اسی طرح کوئی عمل بھی اچھی نیت کے بغیر اچھے نتائج پر منتج نہیں ہو سکتا۔

اَلصِّیَامُ جُنَّةٌ۔ روزے ڈھال ہیں روزہ انسان کے لئے ایک ڈھال کی مانند ہے۔ شیطان مختلف راستوں سے حملہ آور ہوتا ہے۔ کبھی وہ اس کی قوت غضبیہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اور اس کو بھڑکا کر اور ناجائز مواقع پر استعمال کرا کر اسے ہلاک کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کبھی قوئی شہوانیہ کے برے استعمال سے اس کو ہلاکت کے گڑھے میں دھکیلنے میں ممد و معاون ہوتا ہے۔ کبھی کھانے پینے کی حرص اتنی غالب ہو کر کسب پر اسے آمادہ کرتی۔ اور اس کے لئے انجام بد کے ذرائع پیدا کرتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلصِّیَامُ جُنَّةٌ۔ روزہ ان تمام حملوں کی روک تھام کے لئے ایک مؤثر ہتھیار اور کارآمد ڈھال ہے۔ جب شیطان کسی کو اس کے ساتھ لڑا کر یا کسی سے گالی دلا کر اس کی قوت غضبیہ کو برانگیختہ کرتا ہے۔ اور روزہ دار کو اس کے مقصود سے ادھر ادھر کرنا چاہتا ہے تو روزہ دار کے لئے حکم ہے فلیقل انی صائم انی صائم میں روزہ دار ہوں۔ میں روزہ دار ہوں۔ تمہارا یہ حربہ مجھ پر کارگر نہ ہوگا۔ تمہیں معلوم نہیں کہ میں روزہ دار ہوں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ محض کھانے پینے سے رکنے کا نام ہی روزہ نہیں۔ بلکہ قوائے شہوانیہ اور قوئی غضبیہ پر قابو رکھنا بھی روزہ میں شامل ہے۔ حدیث فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَجْھَلْ کا یہی مفہوم ہے کہ روزہ دار ہو کر حد اعتدال سے ادھر ادھر نہ ہو۔ رفث کے معنی افحش یعنی حد اعتدال سے نہ گرے اور نہ نادانی کی باتیں کرے لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ۔ روزہ دار کے مونہہ کی بو اللہ تعالےٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی ہے یہ فقرہ عاشقانہ انداز میں ہے۔ کہ عاشق و معشوق کے درمیان جذبات نفرت مٹ جاتے ہیں۔ عاشق کو اپنے معشوق کی ہر بات بھلی معلوم ہوتی ہے۔ اس حدیث سے روزہ کی ماہیت ظاہر ہے۔ روزہ صرف کھانے پینے اور شہوت سے چند گھنٹے رکنے کا نام نہیں۔ ظاہر ہے کہ انسانی زندگی کے قیام اور بقا کے ان تین وسائل میں عارضی وقفہ اس عاشقانہ انداز کا اسے ہرگز مستحق نہیں بنا سکتا۔ بلکہ اس سے زائد کوئی اور بات ہے۔ جو انسان کو خدا کا معشوق بنا دیتی ہے۔ یَتْرُکُ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَشَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِیْ۔ اَلصِّیَامُ لِیْ۔ روزہ کیوں روزہ دار اور خدا تعالےٰ کے درمیان عاشقانہ کیفیت کا یہ قابل رشک تعلق قائم کر دیتا ہے۔ کہ جو بات دوسروں کے لئے ناپسندیدہ ہوتی ہے۔ خدا کے لئے پسندیدہ بن جاتی ہے؟

حدیث قدسی نے چند مختصر الفاظ میں اس راز کو وا شگاف کر دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ روزہ درحقیقت خدا تعالےٰ کے لئے اپنی جسمانی اور نفسانی زندگی پر موت وارد کرنے کی تیاری ہے۔ کھانا۔ پینا۔ سونا۔ جاگنا۔ ازدواجی تعلقات۔ قوئی غضبیہ وغیرہ اور دنیا کا کاروبار۔ یہ سب باتیں زندگی کے قیام اور بقا کا ذریعہ ہیں۔ یترک . . . من اجلی میری خاطر وہ انہیں چھوڑتا ہے۔ اور میری مرضی کے مطابق وہ انہیں اختیار کرتا ہے۔ روزہ دار جسم و نفس کی موت کا وہ عہد جو اپنی نماز میں ایاک نعبد کہتے ہوئے روزانہ باندھتا رہا ہے۔ اس عہد کو پورا کرنے کے لئے عملی قدم اٹھاتا۔ اور روحانی زندگی کے لئے جو خدا تعالےٰ کو پا کر حاصل ہوتی ہے ایک ماہ مشق کرتا ہے۔ الصیام لی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ چونکہ روزہ میں اصل مقصود مجھے حاصل کرنا ہے۔ روزہ دار میری خاطر اپنے جسم و نفس پر موت وارد کرنے کا تہیہ کرتا ہے۔ اس لئے اس کے مونہہ کی بو بھی پیاری ہے۔

وانا اجزی بہ۔ اور میں اس کا بدلہ ہوتا ہوں یعنی میرا وصال اسے حاصل ہو جاتا ہے۔ یہی مفہوم ہے قرآن مجید کی ان آیات کا بھی جو صیام رمضان کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اور جب بندے میرے متعلق پوچھیں کہ میں کیونکر ملتا ہوں۔ تو مجھے پانے کے لئے کہیں دور نہیں جانا پڑتا۔ میں تو قریب ہی ہوتا ہوں۔ میرے پانے کی راہ خود انسان کے اپنے نفس میں ہے۔ اور وہ یہ کہ اسے خدا تعالےٰ کی مرضی کے تابع کر دے۔ جیسا کہ ایک روزہ دار کرتا ہے۔ یَتْرُکُ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَشَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِیْ۔ قرآن مجید کی محولہ بالا آیات پر غور کر کے دیکھیں۔ کہ ان میں ایک طرف اسے یہ کہا گیا ہے۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْکُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ تم میں سے جو رمضان کا مہینہ پائے چاہیئے کہ اس میں کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات سے رک جائے۔ صوم کے لغوی معنے ہیں الامساک والسکون عن الفعل لفظ فعل عربی زبان میں طبعی تقاضا کے ماتحت کسی کام کے صادر ہونے کا نام ہے۔ برخلاف لفظ عمل کے کہ جس کے معنے ہیں عقل و تمیز کے ساتھ طبعی تقاضہ کو برمحل صادر کرنا۔ ایسا ہی صوم کے معنے ہیں اَلْاِمْسَاکُ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالْکَلَامِ وَالسَّیْرِ یعنی کھانے پینے بولنے چالنے اور چلنے پھرنے سے رکنا۔ فلیصمہ سے یہ مراد ہوگی۔ کہ انسانی زندگی کے قیام و بقا کے جو طبعی تقاضے ہیں۔ ان سے خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت رک جائے جہاں روزہ دار کو فلیصمہ کہہ کر ان سے رکنے کا ارشاد ہوا ہے۔ وہیں اسکے بعد معاً فرماتا ہے

اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآءِکُمْ ...... فَالْاٰنَ بَاشِرُوْھُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا ...... ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ۔ وَلَا تُبَاشِرُوْھُنَّ وَاَنْتُمْ عَاکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ۔ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَقْرَبُوْھَا۔ وَلَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بِالْبَاطِلِ۔ ان طبعی تقاضوں کی حدود قائم کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ جہاں اور جس وقت اور جس صورت میں انہیں پورا کرنے یا ان سے رکنے کا میرا حکم ہے۔ انہیں پورا کرو۔ یا ان سے رک جاؤ۔ یعنی یہ کہ اپنے نفس کو کلیۃً میری مرضی اور میری مشیت کے ماتحت کر دو۔ یہ قریب ترین راہ ہے میرے پانے کی اسی راہ سے میرا وصال ہوتا ہے۔

ان آیتوں کی ترتیب اور ان کا اسلوب بیان روزہ کی اس غرض و غایت کی طرف پوری فصاحت و بلاغت سے کہ سالک ہماری راہ نمائی کرتا ہے۔ ورنہ محض کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات کو عارضی وقت کے لئے چھوڑنے سے تو روزہ دار کے منہ کی بو اطیب من ریح المسک کی کیفیت ووصف حاصل نہیں کر لیتی۔

قرآن مجید کی محولہ بالا آیات میں روزہ کی ابتدائی غرض لعلھم یتقون بتلائی گئی ہے۔ یعنی گناہوں سے بچنا۔ یہ پہلا قدم اور ابتدائی مرحلہ ہے اس راہ کا جو وصال الٰہی کے لئے اسلام نے بیان فرمائی ہے۔ اور اس کی آخری منزل لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ کہہ کر رشد یعنی روحانی بلوغت مقرر کی ہے۔ جس میں بندہ خدا کے لئے اپنے جسم و نفس پر موت وارد کرنے کے بعد فانی ترین اپنے تئیں خدا کے قرب میں پاتا ہے۔ اور اسے اس کا وصال نصیب ہوتا ہے۔ جو اس کی زندگی کی غرض و غایت ہے۔ یہ وہ روزہ کی ماہیت ہے۔ جس کی وضاحت الفاظ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ کرتے ہیں۔ یعنی میں اس کا بدلہ ہوتا ہوں۔

روزہ کے متعلق ہماری نیت کیا ہونی چاہیئے۔ یہ حدیث اور قرآن مجید کی آیات دونوں اس بارہ میں پورے طور پر ہماری راہنمائی فرماتی ہیں۔ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ۔ یُرِیْدُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ۔ وصال الٰہی کے لئے راہ کو آسان کرنا مقصود ہے۔ نہ کہ اسے مشکل بنانا۔ اس لئے روزہ کی اس غرض و غایت کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ۔

اللہ تعالےٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ روزہ دار کھانا پینا چھوڑ دے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں اِنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ۔ اگر روزہ دار جھوٹی باتوں کو اور بد عمل کو نہیں چھوڑتا۔ تو پھر خدا تعالےٰ کو اس بات کی ضرورت نہیں۔ کہ وہ اپنے تئیں بھوکا اور پیاسا رکھے۔ اس حدیث نے بھی روزہ کی مذکورہ بالا غرض و غایت کے متعلق مزید وضاحت پیدا کر دی ہے۔ یعنی یہ کہ روزہ یہ نہیں۔ کہ انسان کچھ وقت کے لئے بھوک اور پیاس برداشت کرے۔ بلکہ اصل مقصود تمام محرمات سے پرہیز کا نام روزہ ہے۔ جو راہِ سلوک کا پہلا مرحلہ ہے۔

خریدار احباب توجہ فرمائیں

تین ہفتہ سے زائد عرصہ تک پوسٹمینوں کی ہڑتال کی وجہ سے دفتر الفضل میں آمد بالکل بند رہی ہے۔ نہ کوئی وی۔پی جا سکا۔ اور نہ منی آرڈر آ سکا۔ روزمرہ کے اخراجات کو چلانے کے لئے سخت دقتیں پیش آئیں۔ اب کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہڑتال ختم ہو چکی ہے۔ خریدار احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ بلا توقف اخبار کی قیمت ارسال کر دیں۔ اور دفتر کی طرف سے وی۔پی کا انتظار نہ فرمائیں کیونکہ اس طرح دفتر کو روپیہ پہنچنے میں اور تاخیر ہو گی۔ روپیہ فوری طور پر بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا جائے۔ اور اس طرح دفتر کی شدید پریشانی اور تکلیف کو دور کیا جائے۔ تاہم جو احباب رقم ارسال نہ فرمائیں گے۔ اور نہ ہی کوئی اطلاع دیں گے۔ ایک ہفتہ تک انتظار کے بعد ان کے نام وی پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ جنہیں وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہو گا۔ (خاکسار مینیجر الفضل)

امریکہ کے تازہ حالات

(از مکرم جناب مولوی خلیل احمد صاحب ناصر مجاہد امریکہ)

قیمتوں کا کنٹرول

جنگ کی وجہ سے تمام دنیا کو چیزوں کی قیمتوں کے غیر متوازن اتار چڑھاؤ سے دوچار ہونا پڑا۔ امریکہ بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکا۔ اس لئے چیزوں کے بھاؤ ایک اندازہ پر رکھنے کے لئے یہاں پر بھی گذشتہ ساڑھے چار سال سے قیمتوں کے کنٹرول کا قانون نافذ تھا مگر یہ ایک دولتمند اور دولت کمانے والوں کا ملک ہے۔ اُدھر جنگ ختم ہوئی۔ ادھر ملک میں ایک عام بے چینی پیدا ہو گئی۔ گوشت بیچنے والوں نے کہا کہ جو بھاؤ گوشت کا مقرر ہے۔ اس پر تو ہمیں جانور بھی نہیں ملتے۔ مالکان مکانات نے کہا۔ کہ جنگ کے دنوں میں تو ہم کم کرائے وصول کرتے رہے۔ لیکن اب کوئی وجہ نہیں کہ کرائے بڑھائے نہ جائیں۔ موٹروں کے کارخانہ داروں نے اخباروں میں اعلان کئے کہ حکومت کی مقرر کردہ قیمتوں پر تو ہم ایک موٹر بھی فروخت نہیں کر سکتے۔ ادھر عام پبلک نے کہا کہ اگر کنٹرول اٹھ گیا۔ تو چیزوں کے بھاؤ بہت بڑھ جائیں گے۔ کرایوں میں زیادتی ہو جائے گی۔ اس لئے اسے بہرحال قائم رہنا چاہیئے۔ مگر پبلک کا ایک حصہ ایسا بھی تھا۔ جو اپنی دولت کے بل پر اپنی پسند کی چیزیں ہر قیمت پر خریدنے کو تیار تھا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ جب موجودہ قانون کی میعاد ختم ہونے کو آئی۔ تو کانگرس میں ایک نیا بل پیش ہوا۔ جس میں کانگرس نے کچھ پبلک کا بھی خیال رکھا۔ اور کچھ مالکان مکانات اور کارخانہ داروں کی بھی دلجوئی کی۔ یہ بل جب پاس ہو کر گذشتہ ہفتہ صدر جمہوریہ مسٹر ٹرومین کے دستخطوں کے لئے پیش ہوا۔ تو مسٹر ٹرومین نے یہ محسوس کیا۔ کہ اس بل سے پبلک کو کوئی فائدہ نہ پہنچے گا۔ اس لئے آپ نے اسے مسترد کر دیا۔ ادھر سابقہ قانون کی میعاد ویسے ہی ختم ہو گئی۔ اب اس وقت ملک میں ایک مبہم اور غیر واضح سی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ ممکن ہے کہ آئندہ چند دنوں میں کانگرس مسٹر ٹرومین کے نظریہ کے مطابق قانون منظور کرے۔ یا مسٹر ٹرومین ہی کانگرس کے کسی ترمیم شدہ قانون پر دستخط کرنے کو راضی ہو جائیں۔ یا پھر کنٹرول بالکل ہی اٹھ جائے۔ کارخانہ دار مالکان مکانات اور پبلک سب حالات کے صاف ہونے کے منتظر ہیں۔ اندازہ ہے کہ کنٹرول کے متعلق آخری فیصلہ ہوتے ہی مکانوں کے کرایوں میں دس سے پینتیس فی صدی تک زیادتی ہو جائیگی۔ گوشت میں دس فی صدی اور دودھ میں بارہ فی صدی تک کی زیادتی کی تو فوری توقع ہے۔ ایک خیال یہ بھی ہے۔ کہ جب چیزیں منڈی میں آ جائینگی۔ تو مقابلہ شروع ہو جائیگا۔ جس کے نتیجے میں چند ماہ تک قیمتوں کے بھاؤ مناسب اعتدال پر آ جائیں گے۔ بہرکیف دولتمند طبقہ خوش ہے کہ خواہ اشیاء کی قیمت بڑھ ہی کیوں نہ جائے۔ ان کو اب حسب خواہش موٹریں اور ریفریجریٹر اور ریڈیو اور ریشمی ملبوسات باسانی مل سکیں گے۔ آج کی آخری خبر یہ ہے۔ کہ سینیٹ نے اپنے نئے قانون کے مسودہ میں دودھ۔ مکھن گوشت اور پٹرول پر کوئی کنٹرول نہیں رکھا۔

برطانیہ کو قرضہ

جنگی اخراجات نے برطانیہ کو مالی لحاظ سے بہت کمزور اور ادھار پٹہ نے امریکہ کو دولتمند بنا دیا ہے۔ برطانیہ کو اپنی تجارت کو قائم رکھنے کے لئے روپیہ کی ضرورت تھی۔ چند ماہ قبل برطانیہ اور امریکہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا۔ جس کی رو سے امریکہ نے برطانیہ کو تین سو چھتر ارب ڈالر قرض دینا منظور کیا۔ شرائط یہ تھیں کہ برطانیہ پچاس اقساط میں یہ قرض ۱۹۵۱ء سے ادا کرنا شروع کرے گا۔ اور برطانیہ اس کے بدلہ میں امریکن تجارت پر سے درآمد کی تمام زائد پابندیاں اپنے حلقہ اثر میں سے اٹھائے گا۔ برطانیہ کو اسکی ضرورت اس لئے پیش آئی۔ کہ جنگ کے دوران میں غیر معمولی مصارف

کی وجہ سے دوسرے ممالک کا، کوئی تیرہ سو کھرب ڈالر برطانیہ پر ہے ادھر اس کی تجارت برآمد بہت گر گئی ہے ۱۹۳۸ء کے مقابلہ میں ۱۹۴۵ء میں برطانیہ صرف تیس فی صدی سامان دوسرے ممالک کو سپلائی کر سکا۔ ادھر جہازوں کے کثیر تعداد کے غرق ہونے اور ٹوٹ پھوٹ جانے سے آمد کم ہو گئی ہے۔ امریکہ نے اپنا یہ فائدہ سوچا کہ اس قرض سے برطانیہ کی مدد بھی ہو گی۔ اور ادھر امریکہ کی تجارت میں بہت ترقی ہو سکے گی جس سے معیار زندگی اور اونچا ہو سکے گا۔ جن ملکوں میں پہلے برطانوی مال مقابلہ سے محفوظ تھا۔ اب وہاں پر امریکن مال برابر کے حالات میں مقابلہ کر سکے گا۔ پھر جب انگلستان یہ قرض لے کر دوسرے ملکوں کے قرض چکائیگا۔ تو وہ ممالک بھی امریکہ کا سامان زیادہ مقدار میں خرید سکیں گے۔

اخبارات بالعموم یہ قرضہ دیئے جانے کے مخالف تھے اور لکھتے تھے۔ کہ اس طرح برطانوی امپیریلزم زیادہ مضبوط ہو گا۔ اور اس کا اقتدار بڑھے گا۔ ہمیں اپنا روپیہ اپنے ملک میں خرچ کرنا چاہیئے۔ عجیب بات یہ ہے کہ جہاں امریکہ میں ایک طبقہ اس قرض کے خلاف تھا۔ وہاں خود برطانیہ میں بھی ایک گروہ یہ قرض لینے کو اپنے ملک کے لئے مضر سمجھتا تھا چنانچہ ایک سیاست دان نے یہانتک کہہ دیا تھا کہ معمولی رقم کے لالچ میں برطانوی سلطنت کو امریکہ کے ہاتھوں بیچ رہے ہیں۔"

کثرت جرائم اور امریکہ کی نئی پود

گذشتہ فروری میں شکاگو میں ایک سات سالہ لڑکی اپنے مکان سے رات کے وقت غائب پائی گئی۔ کئی دن تک تو اس کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ آخر اس کے مقتول جسم کے مقطوع ٹکڑے شہر کے مختلف حصوں میں یکے بعد دیگرے ملے۔ پولیس کئی روز تک مجرم کا سراغ نہ لگا سکی۔ ماہ جون کے آخر میں یونیورسٹی آف شکاگو کا ایک طالب علم جس کی عمر صرف سترہ سال ہے۔ ایک چوری کے سلسلے میں گرفتار ہوا جب تحقیقات کے دوران میں اس کے کمرے کی تلاشی لی گئی تو معلوم ہوا کہ ایک چوری نہیں بلکہ اس سے پہلے ۲۳ چوریاں جن کا کوئی سراغ نہ ملتا تھا یہ نوجوان کر چکا ہے اور اس کے علاوہ اس لڑکی کا قاتل بھی یہی ہے۔ اس مقدمہ کی تفاصیل کو اخبارات میں بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔

اس سلسلے میں ریڈرز ڈائجسٹ کے ماہ جولائی کے شیوع میں ایک مضمون خاص طور پر دلچسپ ہے۔ جس میں مصنف نے ثابت کیا ہے کہ امریکہ میں کل جرائم چھپن ۵۶ فیصدی کا ارتکاب چھوٹی عمر کے لڑکے اور لڑکیاں کرتے ہیں۔ جن کی عمر عموماً دس سال سے اٹھارہ سال کے درمیان ہوتی ہے۔ اور یہ نسبت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ خصوصاً جرائم فواحش میں بہت زیادتی ہے۔ اس کے باوجود بھی کیا موجودہ تہذیب و تمدن کے علمبرداروں کو یہ حق ہے کہ وہ اس پر فخر کریں؟ اگر یہ تمدن دنیا کے لئے مفید ہے تو پھر یہ زیادتی کیوں؟ امریکہ میں ہزاروں نہیں لاکھوں عیسائی گرجے اور پادری ہیں۔ لیکن وہ بھی اس زہریلی فضا کو پاک نہیں کر سکے۔ یقیناً مغرب کو آج تمام زمانوں سے بڑھ کر اسلام کی مقدس مطہر و مزکی تعلیم کی ضرورت ہے یقیناً آج اس اخلاقی تاریکی کو احمدیت کی نورانی کرنیں ہی پاش پاش کر سکتی ہیں۔

جشن آزادی

۴ جولائی ۱۷۷۶ء کا دن امریکہ کی تاریخ میں اہم ترین دن ہے۔ اس روز امریکہ نے برطانوی حکومت سے آزادی حاصل کر کے اپنی حکومت قائم کی تھی۔ تب سے ہر سال اس روز یہاں پر ہر ادارہ میں تعطیل منائی جاتی۔ اور مختلف رنگ سے خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ جنگ کے دوران میں یہ تقاریب ملتوی رہیں۔ اب اس سال چونکہ ایک لمبے وقفہ کے بعد یوم آزادی منایا گیا۔ اس لئے اسے خاص اہمیت دی گئی۔ شکاگو میں یہاں کی وسیع سولجرز فیلڈ میں شام کو آتش بازی کا انتظام کیا گیا۔ خاکسار بھی وہاں گیا اس قسم کے مجمعے جو خوشی منانے کے لئے جمع ہوں عموماً متانت اور سنجیدگی کی توقع کم ہوتی ہے۔ اس لئے انتظام زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن جس سکون اور جس پر امن طریق سے اسی ہزار کے مجمع نے وہاں شرکت کی وہ ایک سبق آموز نمونہ تھا۔

اس ضمن میں پروگرام کے ایک واقعہ نے خاکسار کو بہت متاثر کیا۔ منتظمین کی طرف سے آلہ نشر الصوت پر اعلان ہوا کہ اب ہم ایک ایسا پروگرام منائیں گے جس میں آپ سب حصہ لے سکتے ہیں۔ ساری فیلڈ میں کامل تاریکی کر دی جائے گی۔ اور اس کے بعد آلہ نشر الصوت سے اشارہ ملنے پر سارا مجمع بیک وقت اپنی اپنی دیا سلائی کو روشن کرے گا۔ پورے اندھیرے کے بعد جب یکدم لوگوں نے دیا سلائیاں جلائیں تو اس وسیع میدان میں اس قدر روشنی ہو گئی جس نے فلیش لائٹ کو بھی مات کر دیا۔ تھوڑی تھوڑی کوشش کے ایک انتظام کے ماتحت جمع ہونے سے جس قدر بیش قدر اور اہم نتائج مترتب ہو سکتے ہیں اس کی یہ نہایت عمدہ مثال ہے۔

اس سے مجھے یہ اندازہ بھی ہوا۔ کہ امریکہ میں سگرٹ نوش طبقہ کی کس قدر کثرت ہے۔ سارے مجمع میں ایسے لوگ خال خال ہی ہوں گے جن کے پاس دیا سلائی نہ تھی جو عموماً سگرٹ نوش لوگ اپنے پاس رکھتے ہیں۔

برطانوی الیکشن میں لیبر پارٹی کی کامیابی اور امریکن مفکرین

برطانیہ کے گذشتہ الیکشن میں لیبر پارٹی کی غیر متوقع کامیابی ساری دنیا کے لئے حیرت ناک تھی۔ لیکن چونکہ اس کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے ایک رؤیا کی بنا پر اس کا قبل از وقت اعلان فرما چکے تھے۔ اس لئے دنیا بھر میں سے صرف پیغامیوں کو اس کامیابی کے پورا ہونے میں کوئی غیر معمولی بات نظر نہ آئی تعصب اور بغض و عناد کی نظر کسی چیز کو دیانت داری سے کب دیکھنے دیتی ہے؟ احباب کے لئے یہ امر موجب دلچسپی ہو گا کہ یہاں نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی کے ایک لیکچر میں جس میں خاکسار بھی حاضر تھا۔ پروفیسر ڈاکٹر ڈلن (Dillon) نے اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا:-

It was a great surprise, more to the Labor party than to the Conservatives. It was one of the strange phenomana of the political history.

"یہ ایک نہایت ہی تعجب خیز واقعہ تھا۔ اور کنزرویٹو پارٹی کی نسبت لیبر پارٹی کے لئے زیادہ حیرت ناک! دنیا کی سیاسی تاریخ میں یہ ایک نادر واقعہ تھا"

حیرت تو یہ ہے کہ جو بات ساری دنیا کو وضاحت سے نظر آتی ہے۔ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالے کی دشمنی میں پیغامیوں کی آنکھ پر اس کے لئے بھی پردہ پڑ جاتا ہے۔

رمضان المبارک ــــ اور ــــ دارالشیوخ

رمضان کے مبارک مہینہ میں صدقہ و خیرات کرنے کا جو حکم ہے۔ احباب جماعت اس سے ناواقف نہیں۔ قادیان کے یتامٰے و مساکین کے لئے جو دارالشیوخ سے وابستہ ہیں۔ دوست وقتاً فوقتاً امداد کرتے رہتے ہیں۔ لیکن رمضان المبارک میں اس طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ میں احباب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اس مہینہ کی برکات سے فائدہ اٹھانے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ دوست جماعت کے یتامٰے۔ مساکین کمزور اور ناداروں کی امداد کے لئے خاص طور پر کوشش کریں۔ جسقدر اور جتنا بھی جس سے ہو سکے روپیہ کپڑا (نیا یا استعمال شدہ) بستر۔ جوتہ یا اور کوئی چیز جس سے متوسلین دارالشیوخ کی ضروریات حاصل ہو سکتی ہوں بھیجیں اور ثواب حاصل کریں۔ اللہ تعالے کا فضل آپ کے ساتھ ہو۔

ناظر ضیافت قادیان

عطور نفیسہ

ہمارے پاس امپیریل کیمیکل کمپنی کے تیار کردہ عطروں کی ایجنسی ہے۔ اور ہم ہر شہر اور ہر صوبہ میں ان عطروں کی ایجنسیاں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ عطر اکثر فرانسیسی پھولوں اور بہترین پھولوں کی خوشبوؤں پر مشتمل ہیں۔ انگریزی اور امریکن عطر بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ان کے علاوہ امپیریل کیمیکل کمپنی کا تیار کردہ پوڈی کلون بھی ہمارے ہاں سے مل سکتا ہے۔ عطروں کی خوردہ فروشی کی قیمت دو روپے آٹھ آنے ۲/۸ فی شیشی ہے۔ پوڈی کلون کی چار اونس کی شیشی کی قیمت ساڑھے چار روپے ۴/۸ فی شیشی ہے۔

ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ براہ راست مال منگوانے والوں سے آرڈر کی تعمیل بھی فوراً کی جاتی ہے۔

ملنے کا پتہ:- مینیجر انڈین کیمیکل کمپنی قادیان ضلع گورداسپور!

نارتھ ویسٹرن ریلوے

کیا آپ نارتھ ویسٹرن ریلوے کو اپنے پارسلوں اور مال و اسباب کے غلط جگہ پر بھیجے جانے یا ان کے نقصان ہو جانے میں اسکی امداد نہیں کریں گے۔ آپ مندرجہ ذیل باتوں کے متعلق اپنی تسلی کر کے اسکی امداد کر سکتے ہیں۔

۱- ہر ایک پارسل جو بک کرانے کیلئے بھیجا جائے اسپر باقاعدہ طور پر خوشخط اور پکی سیاہی سے پانیوالے کا نام اور پتہ لکھا گیا ہو۔ اور جس اسٹیشن پر بھیجنا مطلوب ہو اس کا نام بڑے حروف میں خصوصاً انگریزی میں لکھا ہوا ہونا چاہیئے

۲- وہ پارسل جن پر پختہ مارکے نہ ہوں۔ مثلاً کھالوں اور چمڑے کے بنڈل تیل اور گھی وغیرہ کے ٹینوں پر چمڑے دھاگا یا گتے کے لیبل لگے ہوئے ہوں جن پر پانے والے کا نام اور پتہ جس اسٹیشن پر بھیجنا مطلوب ہو اس کا نام درج ہو۔

۳- تمام پرانے مارکے اور لیبل کاٹ یا اتار دیئے جانے چاہئیں

اپنی امداد کرنے کیلئے آپ ہماری مدد کریں

نارتھ ویسٹرن ریلوے سامان بذریعہ ریل

خراب پیکنگ اور ایڈریس کے ناقص مارکنگ گمشدگی اور نقصان کا باعث ہوتا ہے

مہربانی کر کے ایسی بوریاں یا کیس یا دوسرے کنیسٹر استعمال کریں جو آمد و رفت کے دوران میں اتارتے یا چڑھاتے وقت ٹوٹ پھوٹ نہ جائیں:-

پتہ پورا اور صاف لکھیں۔ مکتوب الیہ کا نام پتہ اور پہنچنے کا سٹیشن بلاک حروف میں لکھیں۔ انگریزی میں لکھیں تو بہت ہی بہتر ہے

ایسے لیبل لگائیں جن پر مکتوب الیہ کا نام و پتہ اور پہنچنے کا سٹیشن درج ہو۔ یہ لیبل ایسے پارسلوں پر مضبوط رسی سے یا فیتے سے باندھیں جن پر پائیدار نشان نہ لگائے جا سکتے ہوں۔ جہاں تک ممکن ہو ایک لیبل جس پر مکتوب الیہ کا نام پتہ اور سٹیشن درج ہو۔ ہر پارسل کے اندر بھی رکھ دیں۔

تمام پرانے نشانات لیبل اور شبہ میں ڈالنے والے ایڈریس پوری طرح مٹا دیں پرانے لیبل اور نشانات ہی اسباب کے غلط جگہ پہنچ جانے کا باعث ہوتے ہیں اور اس طرح صحیح مقام پر پہنچنے میں تاخیر کا موجب بنتے ہیں:-

این۔ ڈبلیو۔ آر کی مدد کریں۔ تا آپکی مدد ہو سکے

ایک عظیم الشان تبلیغی سکیم

بفضل خدا ہمارے تبلیغی مشن یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ وغیرہ ممالک میں قائم ہیں انکو انگریزی تبلیغی لٹریچر کی سخت ضرورت ہے۔ ان کے اس کام میں مدد کرنے کے لئے اگر ہمارے احباب ہمکو صرف تین روپیہ روانہ کرینگے۔ تو ہم دس تبلیغی کتابوں کا رعایتی قیمت کا سیٹ جس مشن کو وہ چاہیں بذریعہ رجسٹرڈ روانہ کریں گے۔ اس طرح ہمارے احباب کیطرف سے مشن کو تبلیغ کے کام میں سہولیت ہوگی۔ اور انکو تمام جہان میں تبلیغ کرنیکا ثواب حاصل ہوگا۔ اس کے علاوہ جو احباب اس تبلیغی سکیم میں حصہ لیں گے۔ ان کے نام کی ایک فہرست میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں ہر ماہ برائے دعا ارسال کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن!

داخلہ

ڈگری طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

کالج میں نئے طلباء کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۲۶ء سے شروع ہوگا۔ درخواست داخلہ ۱۵ اگست ۱۹۲۶ء تک پرنسپل طبیہ کالج علیگڑھ کے دفتر میں پہنچ جانا چاہیئے۔ اور مقررہ تاریخ پر امیدوار کو مع سرٹیفکیٹ وغیرہ کے طبیہ کالج علیگڑھ میں حاضر ہونا چاہیئے مطبوعہ قواعد داخلہ پرنسپل طبیہ کالج علیگڑھ کے دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں)۔ جس کے آخیر میں درخواست داخلہ کا مطبوعہ فارم منسلک ہے۔

عطاء اللہ بٹ پرنسپل ڈگری طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

رنگون یکم اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر باماؤ عنقریب ٹوکیو سے رنگون پہنچ جائیں گے۔ جہاں انہیں آزاد کر دیا جائے گا۔ آپ جاپانی عہد حکومت میں برما کے وزیر اعظم تھے۔

قاہرہ یکم اگست سعودی عرب کے وزیر خزانہ شیخ عبداللہ سلیمان آج قاہرہ پہنچے۔ آپ امریکہ جا رہے ہیں۔ جہاں آپ سعودی عرب اور امریکہ کے اقتصادی تعلقات استوار کرنے کی کوشش کریں گے

حیفا یکم اگست ایک جہاز کے ۴۰۰۰ یہودیوں نے بھوک ہڑتال کر دی ہے۔ یہ جہاز بغیر اجازت حیفہ کی بندرگاہ پر پہنچا تھا۔ یہودیوں کا مطالبہ ہے کہ انہیں ساحل پر اترنے کی اجازت دی جائے۔

قاہرہ یکم اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ جامعہ ازہر کی طرف سے تمام مصری علما کو ایک اجلاس بلانے کی دعوت دی گئی ہے۔ جس میں غور کیا جائیگا۔ کہ اشتراکیت اور دیگر انقلابی نظریات کس حد تک اسلامی عقائد سے مطابقت رکھتے ہیں۔

لاہور یکم اگست۔ ضلع گورداسپور میں مہاشہ اور آریہ کہلانے والے اچھوتوں (ڈوم اور جلاہ) کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں طے ہوا کہ چونکہ مہاشہ اور آریہ کہلانے اور لکھانے سے اچھوتوں کو سخت نقصان ہوا ہے۔ اس لئے آئندہ یہ الفاظ ترک کر دیئے جائیں

لاہور یکم اگست۔ پونا پیکٹ کے خلاف ایجی ٹیشن کرنے کے لئے اچھوت لیڈر پنجاب کا دورہ کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پچاس ہزار رضا کار بھرتی کئے جائیں گے۔

لکھنؤ یکم اگست وزیر اعظم یو۔ پی پنڈت پنت نے یو۔ پی اسمبلی میں کہا کہ آئندہ چند مہینوں کے اندر ہندوستان میں آئی۔ سی۔ ایس افسروں پر وزیر ہند کا کنٹرول مکمل طور پر ہٹ جانے کا امکان ہے۔

پشاور یکم اگست۔ وزیر اعظم سرحد نے ایک بیان میں بتایا کہ صوبائی گورنمنٹ نے یہ حکم جاری کر دیا ہے کہ اسمبلی کے ہر ممبر کو اپنے پاس بندوق رکھنے کی اجازت دیدی جائے۔

لاہور یکم اگست سونا ۰/۰/۹۰۔ چاندی ۰/۰/۱۶۱ پونڈ ۶۲ روپے۔

امرتسر سونا ۴/۳/۹۳ روپے

پونا یکم اگست۔ آج گاندھی جی نے گورنر بمبئی سے ملاقات کی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ملاقات وائسرائے ہند کے ایماء سے مسلم لیگ کے تازہ فیصلہ کے سلسلہ میں ہے۔

ڈربن یکم اگست۔ کل مزید پانچ ہندوستانیوں کو سول نافرمانی کرنے کے الزام میں سزائے قید دی گئی۔ اس وقت تک ۳۰۱ اشخاص جیل جا چکے ہیں۔

لنڈن یکم اگست فلسطین کے متعلق جو کانفرنس لنڈن میں ہو رہی ہے۔ اس میں شمولیت کے لئے برطانیہ نے تمام حکومتوں کو دعوت دی ہے معلوم ہوا ہے کہ سعودی حکومت نے اس دعوت کو منظور کر لیا ہے۔

لنڈن یکم اگست۔ دارالعوام میں مسٹر ہربرٹ موریسن نے بتایا کہ گو ہندوستان میں مسلم لیگ کے تازہ فیصلہ کی وجہ سے کئی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ لیکن اس مرحلہ پر کوئی بیان جاری نہیں کیا جائے گا۔ اور نہ ہی بحث کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

لاہور ۲ اگست۔ جو لوگ نیدرلینڈ ایسٹ انڈیز جانا چاہتے ہیں۔ انہیں چاہئیے کہ وہ نیدرلینڈ کونسلر اتحادیز متعینہ ہندوستان کو عارضی ویزا کے لئے درخواست دیں۔

لنڈن یکم اگست۔ برطانیہ کے وزیر خوراک نے بتایا کہ برطانیہ میں گندم کے ذخیرہ کی پوزیشن نازک ہو گئی ہے۔ اگر امریکہ سے اگست کے حسب وعدہ گندم موصول نہ ہوئی تو اناج کے لحاظ سے ہم دیوالیہ ہو جائیں گے۔

لاہور یکم اگست۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ گندم کی خرید کے متعلق حال ہی میں جو احکام جاری کئے گئے ہیں وہ ابھی نافذ نہیں ہوئے۔ ان کے نفاذ کا اعلان باضابطہ طور پر حکومت کی طرف سے کیا جائے گا۔

بمبئی ۲ اگست آل انڈیا پوسٹمین اینڈ لوئر گریڈ سٹاف یونین نے حکومت ہند کی طرف سے اعلان کردہ تازہ مراعات کو منظور کر لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور اس طرح جو ہڑتال گذشتہ ۲۳ روز سے جاری تھی۔ اُسے ختم کر دیا ہے۔

الٰہ آباد ۲ اگست۔ پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس نے مسلم لیگ کے تازہ فیصلہ کے متعلق رائے زنی کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس فیصلہ سے ہندوستان کی آزادی میں کچھ تاخیر تو واقع ہو سکتی ہے لیکن یہ آزادی اب رُک نہیں سکتی۔ آپ نے کہا۔ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی میں سنجیدگی کے ساتھ اس فیصلہ پر غور کیا جائے گا۔

بمبئی ۲ اگست۔ سردار پٹیل نے ایک تقریر میں کہا مسٹر جناح کو دوستوں کی طرح ہم سے گفت و شنید کرنی چاہیئے۔ دھمکیوں کے ذریعے کانگرس کبھی اپنے بنیادی اصول چھوڑ نہیں سکتی۔ اب انگریزوں نے تو بہر حال ہندوستان سے چلے جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کا مفاد اسی میں ہے کہ وہ کانگرس کے ساتھ تعاون کریں

بمبئی ۲ اگست۔ حکومت بمبئی نے سول نافرمانی کرنے والے ستر اچھوتوں کو معافی مانگنے پر رہا کر دیا گیا ہے

کولمبو ۲ اگست۔ لنکا کے ہندوستانی نمائندے مسٹر اینے نے ایک بیان میں کہا۔ کہ لنکا میں ہندوستانیوں کو جن مشکلات کا سامنا ہے۔ انہیں دور کرنے کے لئے لنکا کی حکومت کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی ضرورت ہے

لنڈن ۲ اگست معلوم ہوا ہے۔ کہ ماہ اگست کے دوسرے ہفتہ میں لنڈن میں یہودی اور عرب لیڈروں کی ایک کانفرنس منعقد ہو گی جس میں مسئلہ فلسطین کے متعلق غور کیا جائیگا۔

کلکتہ ۲ اگست۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک بیان میں کہا۔ کہ مسلم لیگ کا یہ خیال غلط ہے۔ کہ کانگرس نے وزارتی سکیم کو منظور نہیں کیا۔ کانگرس سکیم کی سب بنیادی باتوں کو منظور کر چکی ہے۔

بمبئی ۲ اگست آل انڈیا پوسٹ مین اینڈ لوئر گریڈ سٹاف یونین کے جنرل سیکرٹری مسٹر والی نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ چونکہ حکومت سے ہمارا سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اس لئے تمام ہڑتالی ملازمین کو فوراً اپنے کام پر واپس آ جانا چاہیئے۔ آپ چند مزید امور طے کرنے کیلئے دہلی میں محکمہ کے ڈائرکٹر جنرل سے ملاقات کرینگے

پٹنہ ۲ اگست۔ امپیریل بنک کے ملازمین نے جو ہڑتال کر رکھی ہے۔ اس کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنے کے لئے پٹنہ کے چار بنکوں کے ملازمین نے آج پندرہ منٹ کی ہڑتال کی۔

سری نگر ۲ اگست مسٹر آصف علی نے ایک بیان میں ملک کی تمام سیاسی پارٹیوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ دستور ساز اسمبلی کے اجلاس سے قبل ایک مشترکہ کانفرنس میں اختلافی امور کو طے کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ ہندوستان متحد ہو کر اپنے لئے آئندہ آئین وضع کر سکے۔

نئی دہلی ۲ اگست۔ وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل کے سابق رکن سر جوگندر سنگھ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ وزارتی سکیم کے تجویز کردہ اے گروپ میں مسلمانوں کے وہ تمام حقوق تسلیم کر لینے چاہئیں جو انہیں اب حاصل ہیں۔ بی اور سی گروپ کے آئین بنانے کا کام مسلم لیگ سے سمجھوتہ ہو جانے تک ملتوی ہو جانا چاہیئے

واردھا ۲ اگست کانگرس کی مقرر کردہ آئینی ماہرین کی کمیٹی کا جلسہ بجائے ۱۳ اگست کے اب ۱۲ اگست کو منعقد ہو گا۔